ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی ـ کشتی و دریا و طوفانم توئی

عصری اسلوب میں ایک فکر انگیز منفرد پندرہ روزہ

بساط ذکر و فکر

ایڈیٹر: یعقوب سروش

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

اقبال

بساط تابندہ

دو زندہ جاوید معجزے

حج کے زمانے میں دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے لاکھوں لوگ تینوں جمرات پر تین دن تک مسلسل کنکریاں پھینکتے ہیں۔ مناسک حج میں یہ عمل واجب ہے۔ ہر حاجی ہر جمرہ کو یعنی شیطان کی علامت کے طور پر ایک (ستون) بلندی کا پتھر نصب کیا ہوا ہوتا ہے) روزانہ سات سات کنکریاں پھینکتا ہے۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رض نے اس بارے میں پوچھا کہ یا رسول اللہ ـــ ایام حج میں تینوں جمروں پر مسلسل تین دن تک جو کنکر پھینکے جاتے ہیں وہ ٹیلہ بنتے ہوئے نظر نہیں آتے بلکہ کوئی یہاں سے اٹھاتا ہوا بھی نظر نہیں آتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے کہ جن جن لوگوں کا حج قبول ہوا ہے ان کی کنکریاں اٹھاتی جائیں ـــ البتہ جن بدنصیبوں کا حج قبول نہیں ہوتا ان کی کنکریاں ہی یہاں بکھری پڑی رہتی ہیں ـــ

یہی وجہ ہے کہ ان تینوں شیطانوں پر حجاج کرام رمی جمار (کنکریاں) مارا کرتے ہیں ـــ لاکھوں کنکریاں پھینکتے ہیں لیکن کوئی ڈھیر کبھی نظر نہیں آتا ـــ اور یہ ایک عمومی مشاہدہ ہے ـــ ہر حاجی اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے ـــ !! عقل و دانش رکھنے والوں کے لیے اس میں اللہ کی زبردست نشانی ہے ـــ مفسر قرآن علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "خصائص کبریٰ" میں لکھا ہے کہ اسلام کے دو معجزے قیامت تک باقی رہیں گے۔ ایک تو قرآن مجید ہے اور دوسرا جمرات کی کنکریوں کا کسی وقت بھی ڈھیر یا ٹیلہ کی شکل میں نظر نہ آنا ـــ حالانکہ لاکھوں حاجی تین دن تک تینوں شیطانوں پر رمی جمار کرتے ہیں!!

اس کے بعد اور کون سی نشانی چاہیے جس پر لوگ ایمان لائیں !! ؟

★ ادب تنقید حیات ہے اور زندگی کے گہرے پانیوں میں ڈوب کر سراغ زندگی پانے کا نام ہے ـــ

جلد (۱۱) شمارہ: ۵ تا ۶ ـ ۱۵ مارچ تا ۱۵ اپریل ۱۹۹۳ء | اشتراک بیرونی سالانہ | معاونین Rs.100/- | عام خریداروں Rs.29/- | فی پرچہ Rs.1.50

بساطِ تازہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روشن ستارے

آپ نے کبھی سوچا کہ دل سے زبان تک کتنا فاصلہ ہے؟
صرف ایک بالشت کا!
مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ ساری عمر بیت جاتی ہے مگر بالشت بھر کا فاصلہ کبھی طے نہیں ہوتا
دل میں کچھ ہوتا ہے
زبان کچھ اور کہتی ہے
اسی کو منافقت کہتے ہیں مگر تہذیب کی زبان میں اسے مصلحت اور اخلاق اور اداب شکست کا نام دیا جاتا ہے!
اور آج کل ہمارے اجتماعی معاملوں تک میں منافقت کا چلن ہو گیا ہے ریاکاری، مکر و فریب، چاپلوسی کے سکے چلتے رہتے ہیں، بلکہ ان سکوں کو چلتے رہنے کے لیے پورے مواقع دیئے جاتے ہیں۔
ہم دوسروں کے عیب دیکھتے ہیں۔
اور اپنی خوبیاں
اسی طرح دوسرے ہماری صرف برائیاں دیکھتے ہیں۔
اور اپنی صرف اچھائیاں
ہم سب جھوٹ کو برا کہتے ہیں لیکن جھوٹ بولنے سے نہیں چوکتے۔
قول و فعل کا یہ تضاد ہی دل سے زبان کے فاصلے کا پتہ دیتا ہے
اور یہ تضاد ایک عام آدمی میں بھی پایا جاتا ہے اور معاشرے کی بڑی بڑی شخصیتوں میں بھی ہماری سیاست، تجارت، محبت، مروت سبھی کے حالات میں اگر دیکھے جائیں تو سبھی قول و فعل کے یہ تضاد ہمارے کردار کو داغ داغ کر رہے ہیں
جسکی وجہ سے دین و دنیا کی فوز و فلاح بعید سے بعید تر ہوتی جا رہی ہے
وقت ہے کہ ہم تقدیس کے ان روشن ستاروں کی تلاش کریں جن کے اجالوں میں دل اور زبان کے فاصلے مٹ جائیں!!

حرف حرف دانش

پیکرِ نور — اُم القریٰ!

اے اُم القریٰ

تو دنیا کا سب سے زیادہ خوش نصیب شہر ہے۔ تیرے ہی سینے پر خدا کا پہلا گھر تعمیر ہوا۔ جس کی مقناطیسیت مشرق، مغرب، شمال، جنوب کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تیری ہی گود میں ایک دریتیم نے آنکھیں کھولی تھیں۔ تیری ہی فضاؤں میں فرمانروائے کائنات کا آخری صحیفہ اترنا شروع ہوا تھا!!

اور اے مکہ کی سرزمین! تیرا ذرہ ذرہ اسلام کی ابتدائی داستانِ درد و الم کا گواہ ہے۔ تو نے اپنی آنکھوں سے ابوجہل، ابولہب، عتبہ، حارث، اسود اور عاص کو رسول اللہ اور آپ کے یارانِ وفا کیش پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ المناک مناظر ابھی تجھے نہ بھولے ہوں گے جب کہ حضرت خبابؓ کو جلتے ہوئے انگاروں کے بستر پر گھسیٹا جاتا تھا جب کہ حضرت بلالؓ کو تیری جھلسی ہوئی ریت پر لٹا کر اذیت دی جاتی تھی۔ اور جب کہ حضرت سمیہؓ کو ابوجہل نے نہایت وحشیانہ طریقہ سے برچھا مار کر شہید کر دیا تھا!!

اور اے مقدس شہر! تجھے خوب اچھی طرح سلام کا وہ ساعت لیکن بلاشبہ یاد ہوگا۔ جب کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فاتح کی حیثیت سے لشکرِ اسلام کی معیت میں یہاں آئے تھے۔ اور ان ہی جبارانِ قریش کے سامنے عام معافی کا روح پرور اور بے مثال اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا ——
"تم پر کچھ الزام نہیں —— جاؤ، تم سب آزاد ہو!"
{ ایک منزل کئی قافلے — یعقوب سروش }

★ ہر غیر مسلم معاشرہ کو اسلامی معاشرے سے کد ہوتی ہے۔ گویا غیر مومن کی طرف سے ہی اس کو اسلامی معاشرے سے خواہ مخواہ کا بیر ہوتا ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

فلاحِ ملّت کا ایک ہی راستہ

محمد عبد المتین

"یاایها الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ"

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اہلِ ایمان سے مخاطب ہے فرمایا جا رہا ہے "اے اہلِ ایمان تم اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ" اس آیت کی روشنی میں ہم اپنے دعویٰ اسلام کا جائزہ لیں تو یہ راز خود بخود کھل جائیگا کہ پوری طرح اسلام میں داخل نہ ہونے کا نتیجہ خود مسلمانوں کیلئے تباہ کن ہے اور ہمارا یہ ادھورا اسلام دنیا اور آخرت دونوں کے خسارے کا اصل سبب ثابت ہوگا۔ آج ہم جس صورت حال سے دوچار ہیں وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

دنیا ہم سے اسلئے راضی نہیں کہ ہم نام کے ہی سہی مگر مسلمان کہلاتے ہیں اور خدا اسلئے خفا ہے کہ اسلام سے ہمارا تعلق صرف نام کی حد تک ہے اسلام کے نام پر ہم قربان ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ نام اتنا عزیز ہے (اور ہونا بھی چاہیئے) کہ اس مبارک نام پر سر بلانے والے کے پیچھے ہم جمع ہو جاتے ہیں مگر اس دین کو پسند فرمانے والے خدا کے گھر میں اسکی پکار پر امام کے پیچھے ہمارا جمع ہونا بہت دشوار ہے۔ نام و نمود کی خاطر [illegible] میں دنیا بھر سے لیے بہت آسان ہے مگر [illegible] کرکے غریب حاجتوں کیلئے کوئی مستقل فلاحی کام کرنا بہت مشکل ہے سیر و تفریح کی خاطر دنیا بھر کے سیر سپاٹے ممکن ہیں مگر فریضۂ حج کی ادائی کا خیال کبھی دل میں نہیں گزرتا۔

قرآن بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کہتا ہے مگر ہم انتشار کے راستے دلدادہ ہیں کہ ملت کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے اور ہم خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں سماجی برائیاں ہمارے لئے خوبیاں بن چکی ہیں کبھی کبھی جو دھمکیاں ہوتی ہیں [illegible] ہوتی ہیں اور ہم [illegible] کا شکوہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ فساد، ناانصافی کیلئے اسلام اور مسلمان کا ان برائیوں سے کیا واسطہ [illegible] کے نتیجہ میں کثرت تعداد کے باوجود دنیا میں ہم بے وزن ہو کر رہ گئے ہیں اور تعجب ہے اپنی غلطیوں سے آس لگائے بیٹھے ہیں اور پردہ میں لیا میٹ کر دیا جاتا ہے [illegible] ہماری حماقت سے فائدہ اٹھا کر دنیا ہمیں آپس میں لڑا رہی ہے اور ہم کیسی برادر کشی پر تلے ہوئے ہیں۔

ساری دنیا پر نظر ڈالئے جہاں ہم حاکم ہیں وہاں بھی اور جہاں ہم محکوم ہیں وہاں بھی مسائل ہمارے لئے [illegible] ہمارا مقدر بن چکی ہیں اور اس کے حل کے لئے ہم آپس میں مل بیٹھنے تیار نہیں البتہ ہم ان ہی بازیگروں کی طرف سے ہاتھ بڑھاتے ہیں جو حل کے نام پر اپنے مفاد کے پیش نظر مزید الجھنیں پیدا کرنے کے ماہر ہیں اسی لئے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی دل سوزی سے فرمایا تھا "مسلمانو! اپنے طرزِ عمل سے اسلام کے راستے کا پتھر بن گئے ہو خدارا یا تو سچے مسلمان بن جاؤ یا پھر دوسروں کے لئے راستہ چھوڑ دو" کتنی سچی بات فرمائی آپ نے ہمارے نام و نسبت سے کچھ [illegible] ہیں نہ تو ہم میں مسلمانوں کا بھلا ہے اور نہ اس دینِ حنیف کا جس کے یہ دعویدار ہیں۔ یہ کتنی عجیب صورت حال ہے ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور عام ہے برگشتہ بھی ہیں ہمارے نزدیک دین کے [illegible] نکات [illegible] تعلیم [illegible] ہیں مگر وہ جب تفصیل ہیں ورنہ کیا بات ہے ہمارے بگڑے ہوئے بازار ہمارے اخلاق پر اسلام کی کوئی چھاپ نظر نہیں آتی جو دوسری قوموں سے ہمیں ممتاز کر سکے۔

ایسی صورت میں کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم اپنے طرزِ عمل پر نظر ثانی کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ ہمارے رحیم اور کریم آقا کا اعلان ہے "لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" اسکے بعد مایوسی کی کوئی وجہ نہیں اگر آج بھی احساس کا دریچہ کھل جاتا ہے اور ہم اپنی دورنگی کو چھوڑ کر اسی سے جڑ جاتے ہیں تو ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ ہماری آخرت بھی سنور سکتی ہے۔ اب اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ ممکن نہیں ہے۔

اعلان ملکیت بساط ذکر و فکر [فارم ۴ ضابطہ ۸]

۱۔ مقام اشاعت : شریف کا نج آرمور ضلع نظام آباد (اے۔پی)
۲۔ نوعیت اشاعت : پندرہ روزہ
۳۔ پرنٹر پبلشر اور ایڈیٹر : یعقوب سروش
۴۔ قومیت : ہندوستانی
۵۔ پتہ : شریف کا نج آرمور ضلع نظام آباد (اے۔پی)
۶۔ ملکیت : یعقوب سروش

مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کی حد تک درست ہیں
یعقوب سروش
۱/۳/۹۳

تعمیر مساجد اور وقت کا تقاضا

شبی منصوری

لہٰذا مساجد کے کار خیر اور موجب ثواب ہونے میں شبہ نہیں۔ مگر شریعت مطہرہ میں ہر چیز کی ایک حد ہے۔ حد سے تجاوز کرنے سے خیر بھی شر بن جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ بہرحال اسراف کے منع، مذموم اور قابل مذمت اور حرام ہونے میں سب کا اتفاق ہے۔ احادیث میں مساجد کو شاندار بنانے سے سختی سے منع کیا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مجھے خدا کی طرف سے حکم نہیں دیا گیا مسجدوں کو شاندار اور بلند بنانے کا" (ابوداؤد شریف)

نیز آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس کا مال تعمیر میں لگا دیتا ہے (طبرانی، اوسط) نیز آپ نے فرمایا مومن کو ہر خرچ پر اجر و ثواب ملتا ہے مگر تعمیر و معصیت میں (ترمذی شریف) مزید تعمیر مسجدوں کے بنانے کے لئے فرمایا ہے کہ مجھ کو حکم نہیں دیا گیا (ابوداؤد شریف) مساجد کی زیب و زینت کو اس لئے ناپسند کیا گیا کہ اس کی وجہ سے خشوع و خضوع و خلوص و للّٰہیت ختم ہوجاتی ہے اور فخر و مباہات وغیرہ جگہ لے لیتی ہے۔ اسی لئے احادیث میں علامات قیامت میں شمار کیا گیا ہے جیسے کہ زینت کا عام ہونا اور لوگوں کا فخر کرنا ہونا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قیامت اس وقت آئے گی جب لوگ مساجد میں تفاخر کرنے لگیں گے (ابوداؤد شریف) نیز آپ کا ارشاد گرامی ہے میں دیکھتا ہوں تم قریبی زمانہ میں مسجدوں کو بلند و بالا بنانے لگو گے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے کنیسے اور گرجے بناتے ہیں (ابن ماجہ شریف)

یہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ جو قوم مساجد کو مزین کرنے پر جٹ جاتی ہے اس کا برا وقت اور تباہی آچکی ہوتی ہے چنانچہ رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے جب کسی قوم کے اعمال بگڑ جاتے ہیں تو وہ اپنی مسجدوں کو مزین کیا کرتی ہے (ابن ماجہ شریف)

تباہی کے اسباب

احادیث کی پیش گوئی کے مطابق آج کل ہم لوگ فخر و مباہات کے لئے مساجد کے شاندار بنانے کی ... میں لگ گئے ہیں

ہے۔ ہر کوئی اپنی مسجد کو اہرام مصر یا تاج محل بنانے پر تلا ہوا ہے۔ برطانیہ میں کئی کئی ملین پاؤنڈ کی درجنوں مسجدیں بن چکی ہیں جن میں سے ایک مسجد کا اخراجات سے باآسانی ۱۰ علاقوں میں بڑی بڑی عمارتیں خرید کر بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام اور نماز کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے تعمیر میں نرخ بڑھنے کی حد بڑھتی جا رہی ہے۔ حلال و حرام کی تمیز مٹ چکی ہے کئی مساجد سودی مال سے اور بینکوں سے قرض لے کر بنائی گئی ہیں جس کے نتیجہ میں مساجد اعمال و ہدایت سے ویران ہوتی جا رہی ہیں۔ اور لڑائی جھگڑوں کا اکھاڑہ بن چکی ہیں۔

اسلام سے ناواقف اور بے عمل لوگ مسجد کمیٹیوں کے چودھری بنے ہوئے ہیں۔ محض نسل و ترجیح، نام و نمود، شان اور برتری کی خاطر مسجدیں بن رہی ہیں یہی مساجد دنیا و آخرت میں سخت وبال اور گرفت کی چیز ہیں علمائے کرام نے واضح طور پر فتویٰ دیا ہے کہ وہ مسجد جو نام و نمود، ریاکاری اور نام و نمود یا کسی اور غرض فاسد کے لئے بنائی جائے جس سے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود نہ ہو یا مسجد کو کسی ناپاک مال سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے (تفسیر مدنی صفحہ ۲۸۳)

اگر مسلمان اپنے عروج کے دور میں ہوتے، اسلامی فتوحات کا دور دورہ ہوتا تو بیت المال بھرے ہوتے تب بھی یہ اسراف و تزئین اور منارہ کا تفاخر حرام اور قابل مذمت ہوتا مگر آج حال یہ ہے کہ دیار غیر میں ایسی حالت میں ہیں کہ ہمارے ساٹھ فیصد بچے دین کی بنیادی تعلیم سے محروم ہیں، اسلام کے دشمنوں نے بے دینی، عریانیت، خود غرضی اور غفلت کا جو معاشرہ قائم کیا ہے جس میں ہماری نسلیں پروان چڑھ رہی ہیں وہ ایمان کے لالے پڑے ہوئے ہیں، نسل کا اسلام پر باقی رہنا دشوار نظر آ رہا ہے۔ ایسے ہی حالات پوری دنیا میں امت مسلمہ پر ہیں۔ ایتھوپیا، حبشہ، صومالیہ، یوگنڈا، سوڈان میں لاکھوں مسلمان بھوک سے مر چکے ہیں اور اب بھی مسلسل قحط کا شکار ہیں۔ بنگلہ دیش، ہندوستان وغیرہ میں کروڑوں مسلمان زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہیں نہ کھانے کے لئے روٹی میسر ہے نہ علاج کی سہولت ہر شہر میں بے شمار مسلمان بیماری معمولی سے اسباب دوا نہ ملنے کی وجہ سے ... ہیں ... عمارات میں لاکھوں پاؤنڈ انیٹ پتھر بجلی، مینار اور تزئین پر ضائع کرنا کہاں کا ثواب ہے

ہو سکتا ہے۔ ایسے حالات میں کئی کئی بار بنائی گئی مساجد نہ صرف اسراف، قابلِ مذمت اور حرام ہے بلکہ ایسی مساجد بنانے والے عند اللہ مجرم ہیں۔ جو لوگ تعمیرِ مساجد کی آڑ میں ذاتی مفادات کی خاطر گھوم پھر کر جوڑے جوڑے مسلمانوں سے چندہ وصول کر رہے ہیں، وہ عالیشان منارے و گنبد بنانے اور تزئین پر لگا رہے ہیں وہ اچھا نہیں، اجرت خراب کر رہے ہیں اور عام مسلمانوں کی حرج تو سبب محروم رہتے نہیں بلکہ ان کا مال غلط اصرف میں اور اسراف میں لگا کر ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ ایسی مساجد کی تعمیر میں اعانت کرنا سراسر گناہ کا مرتکب ہونا ہے اور ایسی مساجد میں چندہ دے کر اجر و ثواب کی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسے تاج محل کے بنانے میں ثواب کی امید رکھنا۔

وقت کا تقاضہ

آج ہماری ضرورت شاندار مساجد نہیں بلکہ ہماری نسل کے دینی و دنیوی تحفظ و ترقی جیسے تعلیم کا چمن لگانے کا ہے۔ جہاں کے اسکولوں کے موجودہ ماحول میں وہ اسلام پر باقی رہیں اور ان کی عصمتیں محفوظ رہیں۔ یہ بات دشوار ہے۔ نتائج سامنے آ رہے ہیں اور ہر غیرت مند مسلمان انتہائی پریشان ہے۔ یہاں سب سے اہم ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اسکول قائم کریں جن کا معیار چونکہ ... جدید نظامِ تعلیم و تربیت ہماری اپنی منشا کے مطابق ہو اور جن کا معیارِ تعلیم موجودہ اسکولوں سے کسی طرح کم نہ ہو۔ ہم اپنی ذمہ داری اور بصیرت سے منہ موڑ دیتے ہیں کہ ان اسکولوں اور تعلیم گاہوں کو نظر انداز کر کے عالیشان مسجدیں بناتے چلے جانا نہ صرف گناہ بلکہ امت کو گمراہی و تباہی کے راستے پر ڈالنا اور قومی خودکشی کرنا ہے۔ اگر نئی نسل کو بچانے کی تدبیر و کاوش نہ کی گئی تو خدانخواستہ کرے کہ کل یہی ہماری نسلیں مساجد کو ڈانسنگ ہال اور کلبوں کی جگہ بنائیں گی۔

اسپین میں الحمرا، قرطبہ و قصر الزہرا کی شاندار عمارتیں اور منارے پکار رہے ہیں کہ دوبارہ یہ مسلم دوبارہ خودکشی نہ کریں۔ مسالک و افریقہ کی لاکھوں پاؤنڈ کی عالیشان مسجدیں جو گورے لوگوں کے علاقے میں ہیں آج گرجا گھروں، نماز کو ترستی اور بنانے والوں کو بد دعا دیتی ہیں۔ ہم قوم سے التماس کرتے ہیں کہ اس قسم کی مسجد بنانے والے لوگوں اور کمیٹیوں کی حوصلہ شکنی کی جائے اور ان سے باز پرس کی جائے کہ تم ان بیکار غیر مفید بے ضرورت منصوبے کے طرز پر قوم کا مال عالیشان مسجدوں کی تعمیر میں لگا کر کون سی دینی خدمت انجام دے رہے ہو جبکہ بے شمار نونہال دین کی ابتدائی تعلیم سے محروم ہیں۔ آج ملتِ اسلامیہ کی ضرورت اور وقت کی پکار اس دیارِ غیر میں یہ ہے کہ اپنے معصوم بچیوں کو بے دینی اور آگے چلنے اور بے حیائی کے ماحول کے زہر قاتل سے محفوظ رکھنے، عصمت کے تحفظ اور ان کی تعلیم و تربیت کی خاطر یہ جدید تعلیمی معیار کے مطابق درسگاہیں اور اسکول قائم کئے جائیں۔ یہی اسکول اور درسگاہیں ہماری مساجد کا بھی کام دے سکتی ہیں نیز دوسری قومی و ملی ضروریات میں بھی استعمال ہو سکتی ہیں اور قوم و ملت کے تحفظ کا قلعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

★★★

۵ دعوت دہلی ۵

غزل

تنویر واحدی

محرومیوں کی بھیڑ ہے جینا محال ہے
آگے خلوص شوق میں بڑھنا کمال ہے

سب جانتے تھے عشق میں جو میرا حال ہے
دعویٰ ہے پھر بھی ان کو وفا کا کمال ہے

لکھا غمِ فراق نہ لطفِ وصال ہے
ہائے مرے نصیب میں رنج و ملال ہے

میری ہتھیلیوں کی لکیروں میں کیا نہیں
میرا ابھی الجھا ہوا زمانے کا حال ہے

اپنی انا کے دام کا ہر کوئی ہے اسیر
ہر شخص مبتلائے فریبِ خیال ہے

رشتوں کا پاس ہے نہ عزیزوں کا کچھ خیال
ہاں دولت غرور ہے وہ مالا مال ہے

آؤ کہ کوئی بانٹے دردِ خلوص کو
دیکھا پلٹ کے شہر میں قحط الرجال ہے

یہ اور بات ہے کہ وہ میرا بھی ہے رقیب
اک شخص مجھ میں ہے جو بڑا باکمال ہے

تنویر بس خلوص کی اس میں نہیں دمک
الفاظ لاجواب ہیں خط بے مثال ہے

★ آدمی کے نماز و روزہ پر نہ جاؤ بلکہ اس کی سچائی اور عقل کو دیکھو
(حضرت عمرؓ)

(بساطِ خواتین)

مساواتِ مرد و زن — اسلام کی روشنی میں

ایک نو مسلم انگریز کے متاثر کن خیالات

اسلام وہ مذہب ہے جس نے سب سے پہلے عورتوں کے حقوق کو تسلیم کیا۔ … اور آج بھی جدید … کشمکش یا پیکار کی بنیاد پر نہیں، بلکہ حق و انصاف کی بنیاد پر کیا۔ لیکن جب میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں نے اپنی نصف قوت کو مفلوج کر دیا ہے اور ہماری عورتیں قوت کی تعمیر میں کوئی اہم کردار نہیں ادا کر رہی ہیں … ان سے قرون وسطیٰ کے … کی طرح … کی طرح سلوک ہوتا ہے تو میرا دل خون ہو جاتا ہے۔ عالمِ اسلام کو سمجھ لینا چاہیے کہ جب تک عورتیں ہماری زندگی کی تشکیل میں اپنا مساوی حصہ نہیں ادا کریں گی ان کی حالات میں سدھار پیدا نہیں ہوگا … نسلیں تعلیمی اور تہذیبی اعتبار سے پسماندہ رہیں گی۔

میں عورتوں کی آزادی اور ان کی … کا حامی ہوں لیکن مسلمان عورتوں کو مسلمان دیکھنا چاہتا ہوں۔ مغربی عورت کا جو رجحان ہے عورتوں کی آزادی کے معاملہ میں تقلید نہیں کیونکہ مغرب مادیت کا علم بردار ہے اسلام روحانیت … بنیادوں پر قائم کرتا ہے۔ وہ ترقی کا مخالف نہیں بلکہ اس کی صحیح سمت کو متعین کرتا ہے۔ اسلام زندگی کا ایسا … ہے جو روحانی اور اخلاقی دونوں قسم کی ترقی چاہتا ہے۔ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کلچر پر قائم رہیں۔ ہماری ترقی مغرب کی نقالی میں نہیں اپنے طریقے کے اتباع میں ہے۔

میں اپنی بہنوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یورپ میں آج سب سے مظلوم طبقہ … طبقہ اور سب سے بدنصیب طبقہ عورتوں ہی کا ہے۔ مغربی عورت سب کچھ بن گئی ہے مگر عورت نہیں بن سکی! اور عورت اول و آخر عورت ہے وہ ہر میدان میں مرد کی نقالی کر کے اپنے نسوانی وجود کو کھو دیتی ہے اور اسکی روح کو گھن لگ جاتا ہے۔ وہ کبھی بھی اطمینان کا سانس نہیں لے سکتی!!

مساوات کا یہ نہایت ہی احمقانہ تصور ہے کہ عورت ہر … میں مرد کی … کرتا ہے۔ مساوات کے معنی یہ نہیں کہ دونوں کی اپنی شخصیت ختم ہو جائے بلکہ … کے یہ حقوق ہیں اور کسی گروہ کو دوسرے پر زیادتی کرنے کا حق نہیں لیکن دونوں صنفوں کے درمیان ان کی اپنی فطرت کے تقاضوں کی روشنی میں تقسیم کار ہونی چاہیے اور اگر یہ نہیں ہوتا تو کوئی بھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ گھر کی زندگی کا … ایک … مساوات کے ساتھ ساتھ اسلام مرد کو خاندان کا قوّام بناتا ہے اور یہ … مساوات کے منافی نہیں ہے۔

آج جب مسلمان عورتوں کو مغرب کی کورانہ نقالی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے بے حد افسوس ہوتا ہے کاش ہماری عورتیں مغرب میں عورتوں کے دردناک حالات سے سبق حاصل کریں۔ میں اپنی بہنوں سے کہوں گا کہ تم مغرب کی نقالی نہ کرو تم گھروں سے باہر نکلنے کی نہ سوچو۔ تم قومی زندگی میں برابر شریک ہو مگر مساوات اسلامی طریقے سے ہو۔ تم اپنا نصب العین … سماج کی زینت بننا نہ بناؤ بلکہ تمہارا نصب العین ایک اچھی بیوی اور ایک اچھی ماں بننا ہے۔ تم ایسے نصب العین کو ترک نہ کرو یہ تمہاری فطرت کے … ہوگا۔ تم قوم کی معمار ہو۔ … ظاہری چمک دمک کی خاطر … حسن کو چھوڑنے کا خیال بھی تمہارے دل میں نہیں آنا چاہیے۔ تم اپنے سامنے … ایکٹریسوں کا نمونہ نہ رکھو بلکہ قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین کا اسوہ رکھو۔ تم کو حضرت صدیقہؓ اور فاطمۃ الزہراؓ کے نقش قدم پر چلنا ہے اور یہی تمہاری ترقی اور نجات کی اصل راہ ہے۔۔!!

> اگر پندے ز درویشے پذیری ؛ ہزار امت بمیرد تو نہ میری
> بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر ؛ کہ در آغوش شبیرے بگیری (اقبال)
>
> (اقبال ملت کی بیٹیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم مجھ درویش کی نصیحت قبول کر لو تو ہزار امتیں دنیا سے مٹ سکتی ہیں لیکن تم کبھی نہ مٹو گی۔ حضرت فاطمہ بتولؓ بن کر زمانہ کی نظروں سے چھپ جاؤ کیونکہ تمہاری گودوں میں حضرت حسنؓ و حسینؓ پرورش پا رہے ہیں۔)

بساط اہلِ نظر

◉ **عبدالمتین** (نظام آباد) : بساط ذکر و فکر کا سالنامہ نظر نواز ہوا پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ یوں تو ہر شمارہ اپنے دامن میں گہرائی، گیرائی، مسرت اور موعظت کے بیش بہا موتی سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔ مگر اس شمارہ کی بات ہی کچھ اور ہے۔ اس میں ان تمام باتوں کے علاوہ ظاہری حسن و خوبی کی بنا پر دل میں یکایک خیال آیا کاش بساط کا ہر شمارہ اسی آب و تاب کے ساتھ نکلے اور آسمان صحافت سے اپنی چاندنی بکھیرتا رہے تاکہ بھٹکے ہوئے مسافر اپنی منزل پا سکیں مگر پھر خیال آیا قیمتوں کی شاخ پر آرزوؤں کے چراغ تو جلائے جا سکتے ہیں جنہیں حقیقت کے تند و تیز جھونکے بے دردی سے بجھا دیتے ہیں اس دور میں صحیح رجحان رکھنے والا دینی پرچہ نکالنا ہوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے اور اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ مالیہ ہوتا ہے۔ قارئین میں سے کتنے ہی ایسے صاحب استطاعت ہوں گے جو اگر اس جانب توجہ دیں تو پرچے کی ضخامت میں اضافے کے ساتھ ساتھ اسکی شاندار طباعت کا بندوبست بھی ہو سکتا ہے جو اس پرچہ کا حق ہے ورنہ سوچئے دھڑا دھڑ چھپ کر نیوز اسٹالوں پر بکنے والے رسالے تو اپنی آب و تاب سے آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں اور حق کی صدا بلند کرنے والا کسمپرسی کی حالت میں آواز لگا رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار !!

◉ **ثریا جبیں صابری** (امراوتی) : ہمارے بھائی محمد یحییٰ جمیل کا افسانہ بے حد پسند آیا۔ انہیں بساط کے ذریعہ ہماری جانب سے مبارکباد پیش کریں تو بہت خوشی ہوگی۔

◉ **کے۔ محمد قاسم** پرنام بٹ (ٹامل ناڈو) : سالنامہ ملا۔ بہت سے رسالوں میں بے فائدہ مضامین ہوتے ہیں۔ بساط نے سالنامہ میں دینی و دنیا سنوارنے کے مضامین شائع کئے۔ شروع سے آخر تک کئی کئی بار پڑھنے کے لائق ہے۔

◉ **عقیل احمد** (امراوتی) : دعا ہے کہ سالنامہ مشعل راہ بنکر گمراہوں تک پہنچ کر ایمان کی روشنی سے منور کرے ——— یہ رسالہ ہر ملک کے لئے ضروری ہے۔

◉ **محمد یحییٰ جمیل** ، ناگپور : سبحان اللہ! سالنامہ شروع سے آخر تک آپ کے حسن ترتیب کا آئینہ دار ہے خدا سے دعا ہے کہ بساط کا ہر شمارہ ایسا ہی نکلے آمین!! اور میری حوصلہ افزائی کیلئے ایک بار پھر شکریہ۔

اپنی جانچ آپ نمبر ۹۶

آخری تاریخ : ۵ مئی ۱۹۹۳ء

1. ام معبد خزاعی کون ہیں؟
2. مرا ناظم الدین کا صحیح نام کیا ہے؟
3. Big Ben کسے کہتے ہیں اس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
4. وہ کونسا شہر ہے جو سات جزیروں پر آباد ہے جس کا نام ۱۹۹۳ء کے آغاز سے پوری دنیا میں بہت زیادہ آنے لگا ہے۔
5. "جلاوطن" سے کیا مراد ہے؟

چونکہ سالنامہ ۱۹۹۳ء دیر سے شائع ہوا تھا۔ اسلئے اپنی جانچ آپ ۹۵ کا صحیح حل بھیجنے کی تاریخ بڑھائی گئی ہے۔ اب ۳۰ اپریل تک اپنے جواب بھیجے جا سکتے ہیں۔ عنوان طلب کی آخری تاریخ بھی ۳۰ اپریل ہی ہوگی قارئین نوٹ فرمائیں۔

◉ **محمد عطا حسین انصاری** (ضلع دربھنگہ) : بساط کا سالنامہ ۹۳ء دیکھا۔ محمد یحییٰ جمیل صاحب کا افسانہ پسند آیا۔

> حافظ ..... یا دلی ..... کمال کرنے کیلئے جیسن بارٹ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ تمام تقریر نہیں بولتے جسے کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ منہ بولی کے بعد غائب ہو جاتے اپنے آقاؤں کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دیئے ان سادہ لوح مسلمانوں کی باتوں کو سن کر ہمیں ہنسی بھی آتی ہے اور ترس بھی۔ کاش یہ احساس ہوتا کہ ہم جمہوری اور فاشسٹی کا مطالبہ کرنے کے بجائے کسی کے طفیلی یا اتحادی نہیں بنانا تو ہم اس جنت میں پہنچ جاتے اور شرف حق تک پہنچاتے بلکہ ستھرے اور روشن میدان کے بجائے بکھرے ہوئے گھر لوٹتے ——— کاش یہ خوبیاں اس دن جنت کا حق ہمیں پہلے ہی بتا دیتے تو اپنے پیٹ کو دھوکہ تک بھرنے کیلئے ایک دوسرے کی چوٹی پکڑ کر جھگڑنے بیٹھ جاتے ——— اور اپنی عاقبت نہ سہی اپنا پیٹ تو سنوارتے !!

No. 9-11
Regd. No. R.N. 52748/87
P. Regd. No. H/ZB 65
15/3-15/4/93
Rs. 1/-

1885 The Registrar of Publication,
State Central Library Building
Afzal Gunj, Hyderabad-500 012.

A Unique & Thought Provoking
URDU Fortnightly
BISAT-E
ZIKR-O-FIKR
Sharief Cottage Armoor-503224
Dist. Nizamabad-A.P.
(Phone 2566)
Editor: Yaqub Sarosh M.A.B.Ed.

INDIA 15

یارانِ نکتہ داں کے لیے

نکتہ چیں

لو! رمضان بیت گئی، شرفو میاں کا پتہ نہ تھا۔ عید سادگی سے منانے کیلئے روزہ دار اور غیر روزہ دار دونوں نے [illegible] کر خریداری کی لیکن شرفو میاں عید کی اس سادگی پہ مر جانے کیلئے آئے بھی نہیں، پھر جب بمبئی میں فسادات اور بم کے دھماکے کا موسم گرم ہوا تو جانا ہی تھا شرفو کا اور بے اختیار ہم نے انا للہ پڑھ ڈالی کیونکہ صلاح کی اور دشمنی جیسی خدا کی نشانی بابری مسجد کی تین گنبدوں کا مرثیہ پڑھتے پڑھتے واپس جانا ہی ہے فسادات کے [illegible] دونوں کا زمانہ بیت گیا ہم کے دھماکوں نے بمبئی میں [illegible] سے نکل آیا مگر شرفو میاں کو نہ آنا تھا نہ آئے۔ [illegible] ہم نے تہیہ کیا کہ [illegible] شریف ہندوستانی کی گمشدگی کا اشتہار ٹی وی سے لیکر تمام نیشنل اور ریجنل اخبارات میں دے ڈالیں اور پولیس میں رپورٹ لکھوادیں۔ مذہب کا نام بھی نامعلوم لکھوا دیں کیونکہ مذہب صحیح اندراج کرادیں تو شرفو میاں بھی بنیاد پرستوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں گے حالانکہ شرفو میاں کا یہ حال رہا ہے کہ وہ مذہب کیلئے بھی سر پر ہی سلوٹ بھی نہیں رکھتے۔ انہیں سیکولرزم پر اتنا وثوق ہے کہ وہ مذہب پر اس کے بجائے [illegible] والی مذاکراتی حالت کے پورے سیکٹر کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہم نے کئی بار ان سے پوچھا کہ سربیا کے وہ عیسائی کیوں بنیاد پرست نہیں کہلاتے جو بوسنیا کے مسلمانوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ بیچارے شہیدوں کے جسم پر شراب چھڑک کر صلیب کا نشان بنا کر حضرت عیسیٰ کی پاکیزہ تعلیمات کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ غالباً انھیں ابھی تک جانے اس سوال کا جواب نہیں مل سکا۔ اس لئے وہ اپنا منہ چھپاتے پھر رہے ہیں ۔۔۔ تو خیر شرفو میاں کی گمشدگی کے اشتہارات کے جواب میں دوردرشن نے اپنے نیوز کاسٹ کی ایک اسپیشل رپورٹ میں بتایا کہ شرفو میاں خیریت سے ہیں اور جنت کدہ میں پہنچ کر جنت کے مزے لے رہے ہیں وہ حکمران پارٹی کو باقاعدہ اقتدار دلوانے کیلئے دعائیں دے رہے ہیں حالانکہ سیکولر ہونے کے ناطے انھیں دعا کیلئے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے ۔۔۔ اب جا ہم وطن کے سیکولرزم اور دھوکہ دہی میں پھر کی طرح سوچنے بھی نہ پائے تھے کہ ان کا فیکس جس میں اسوقت جبکہ ہم اخبار میں صومالیہ کے فاقہ زدہ انسانوں کی تصویریں دیکھ رہے تھے اور صومالیہ کے ۱۱ ہڈی کی بجری کی رپورٹ کی تفصیلات کا مطالعہ کر رہے تھے شرفو میاں نے اپنے فیکس میں بتایا کہ جنت کدہ میں روزانہ تین مرتبہ بہترین ضیافت کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں ناشتہ، دوپہر اور رات کے کھانے میں انواع اقسام کی روٹیاں، آئس کریم، جلیبی، کھیر، مال پوا اور سیویوں کے علاوہ طرح طرح کے حلوے، سالن، مٹھائیاں اور خشک میوے بھرپور اصلی دودھ، [illegible] چائے یا فرنی بھی ملتی ہیں لیکن اگر ۲۵ وصولے روزانہ کھانے پر خرچ ہوں تو ہندوستان جنت نشان کے خزانے میں فرق آ جائیگا۔ شرفو کے سیشن کی جملہ تین عرضیوں کیلئے ۲ ہزار کا سیکورٹی لیٹے ۲۰ ہزار آدمی مقرر ہونے کی منظوری کی گئی۔ ۹۵ بجے ہیں لیکن اگر ۲ ہزار کے لگ بھگ عمومی ملازمین کے علاوہ وزیر اور پولیس، سیکٹر اور جرنلسٹوں کا جم غفیر جمع ہو تو ہندوستان کی روایتی مہمان نوازی پر حرف آجاتا۔ آزادی سے پہلے جو کانگریس تھی وہ اپنے سیشن میں شرکاء کیلئے صرف آلو پوری کا ہی بندوبست کرتی مگر اب جبکہ آزاد بھارت کیسو پیمانہ کا دروازہ کھلا رہا ہے تو آلو پوری کی ضیافت کرنا گویا دنیا کے سامنے ہنسی کا باعث ہے۔ شرفو میاں کھانے کے معاملے میں بہت چالاک ہیں انھوں نے VIP کے اسپیشل ہوٹل خانے کا انتخاب کیا ہوا تھا جہاں کی نعمتوں کے خزانوں سے محروم تھا۔ شرفو میاں نے اپنے محتاط اندازہ میں بتایا کہ پیٹ کے پجاریوں کی اس جنت میں اور کچھ نہیں تو پورے دس کروڑ اڑ چکے ہیں۔ حکمران پارٹی اگر اتنا خرچ کر کے اپنے سنتا ہی مکھی ملک منہ جوڑنے بھی نہیں تو آخر کب کریگی چنانچہ ایک بار دیدہ قسم کے لیڈر نے بریفنگ کانفرنس میں کھانے پینے کی یہ ساری تفصیلات سنائیں تو اپوزیشن کے منہ میں اتنا پانی بھر آیا کہ [illegible]

ایڈیٹر، پبلشر، پرنٹر: یعقوب سروش ○ کتابت: احمد فاروقی ○ مطبوعہ: روشن پریس نظام آباد ○ مقام اشاعت: شریف کاٹیج آرمور ضلع نظام آباد (اے پی)